OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں ورک پلیس اخلاقیات: ایک اطلاقی و تجزیاتی مطالعہ

Workplace Ethics in the Light of the Prophetic Seerah: An Applied and Analytical Study

Vaneena Noreen
MPhil. Sxholar, The women university Multan
Dr Sumera Safdar
Lecturer, Islamic Studies, The Women University Multan

Abstract

In the contemporary era, ethical values have become increasingly significant in professional and organizational life. The success, development, and sustainability of any organization depend not only on professional competence and economic resources but also on ethical conduct, mutual trust, honesty, integrity, justice, benevolence, responsibility, and accountability among employees and management. Workplace ethics refers to the moral principles and values that guide individuals' behavior, professional responsibilities, interpersonal relationships, and organizational affairs within the workplace. In the modern workplace, issues such as corruption, injustice, favoritism, lack of transparency, breach of promises, and violation of employees' rights have created a growing need for a comprehensive ethical framework capable of guiding both individuals and organizations.

The present study, entitled "Workplace Ethics: An Applied Study in the Light of Seerah Tayyibah (The Prophetic Biography)", examines professional and organizational ethics in the light of the life and teachings of the Prophet Muhammad (ﷺ). The primary objective of this research is to explore how the ethical principles demonstrated in

CC BY

the Seerah of the Prophet (ﷺ) can be practically applied to contemporary workplaces and organizational environments. The study focuses on fundamental ethical principles derived from the Qur'an, Sunnah, and Seerah, including justice and fairness, trustworthiness and integrity, truthfulness, benevolence, responsibility, transparency, fulfillment of promises, consultation, respect for human dignity, employees' rights, and leadership and managerial responsibilities. The research analyzes relevant books, scholarly literature, research articles, and other academic sources while examining the practical dimensions of workplace ethics. The findings indicate that the ethical principles embodied in the Seerah of the Prophet (ﷺ) provide a comprehensive and balanced framework capable of strengthening individual character as well as improving organizational management, leadership, employee rights, and workplace relationships. The practical implementation of Prophetic ethical teachings in modern organizations can promote trust, transparency, justice, accountability, and professional integrity while reducing corruption, exploitation, injustice, and unethical practices.

In light of the findings, the study recommends incorporating the ethical principles of the Seerah Tayyibah into organizational training programs, professional development, and character-building initiatives. Such an approach can contribute to the development of a positive, just, trustworthy, and ethically responsible workplace culture. It can not only enhance organizational performance and professional conduct but also contribute to the promotion of moral and human values in society. This research titled "Workplace Ethics in the Light of Seerat-un-Nabi ﷺ: An Applied Study" aims to evaluate the current workplace ethics in HBL Bank, Times University, and FG Degree College Multan and to compare them with the principles of Seerat-un-Nabi ﷺ.

For this purpose, data was collected from 130 employees through a 30 item questionnaire using a 5point Likert scale. The findings revealed that the overall score of workplace ethics in all three institutions was 2.75 out of 5, which is unsatisfactory. The major issues identified were lack of honesty, injustice, ethical decline, and absence of servant leadership. The study concludes that the principles of honesty, justice, compassion, consultation, and service found in the Seerah of Prophet Muhammad ﷺ provide the most effective solution to modern workplace problems. Based on these findings, practical recommendations have been proposed for all three institutions. Implementing these ethical principles can significantly improve organizational performance and employee satisfaction.

Keywords: Workplace Ethics, Seerah Tayyibah, Islamic Ethics, Professional Ethics, Justice and Fairness, Trustworthiness and Integrity, Employees' Rights, Organizational Ethics

تمہید

انسانی زندگی میں کام اور پیشہ ورانہ سرگرمیوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ فرد اپنی ضروریات پوری کرنے، معاشرے کی ترقی میں حصہ لینے اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے مختلف پیشوں اور اداروں سے وابستہ ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں کاروباری اداروں، تعلیمی مراکز، سرکاری و غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر پیشہ ورانہ اداروں میں افراد کی ایک بڑی تعداد اپنی خدمات انجام دے رہی ہے۔ ایسے اداروں کی کامیابی صرف جدید ٹیکنالوجی، سرمایہ یا انتظامی صلاحیتوں پر منحصر نہیں بلکہ اس کے لیے اخلاقی اصولوں کی پابندی بھی ضروری ہے۔ Workplace Ethic سے مراد وہ اخلاقی اصول اور اقدار ہیں جو کسی ادارے میں کام کرنے والے افراد کے رویوں، فیصلوں، معاملات اور باہمی تعلقات کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ایک اخلاقی ادارے میں ایمانداری، دیانت داری، انصاف، ذمہ داری، احترام، شفافیت اور جواب دہی کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جب کسی ادارے میں بدعنوانی، جھوٹ، اقرباپروری، ناانصافی، اختیارات کا غلط استعمال اور ملازمین کے حقوق کی پامالی عام ہو جائے تو ادارے کی کارکردگی اور ساکھ دونوں متاثر ہوتی ہیں۔[1]

اسلام نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے اخلاقی رہنمائی فراہم کی ہے۔ قرآن مجید انسان کو عدل، احسان، امانت اور سچائی کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"[2]

بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

یہ آیت اسلامی اخلاقی نظام کی جامع بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں امانتیں ان کے اہل لوگوں تک پہنچانے اور لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ"[3]
بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو پہنچاؤ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

سیرتِ طیبہ ﷺ اسلامی اخلاقیات کا عملی نمونہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں ایسے اصول پیش کیے جو نہ صرف عبادات بلکہ معاشرت، تجارت، معیشت، سیاست، قیادت اور پیشہ ورانہ معاملات میں بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اس لیے موجودہ دور کے Workplace Ethics کے مسائل کا جائزہ سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں لینا نہایت اہم ہے۔ موجودہ دور میں پیشہ ورانہ اداروں کو مختلف اخلاقی مسائل کا سامنا ہے۔ ملازمین اور انتظامیہ کے درمیان اعتماد کا فقدان، کام میں غفلت، وقت کی پابندی نہ کرنا، جھوٹ اور دھوکا دہی، بدعنوانی، سفارش اور اقربا پروری، ملازمین کے حقوق کی عدم ادائیگی، غیر منصفانہ اجرت، اختیارات کا غلط
استعمال اور کام کی جگہ پر عدم احترام جیسے مسائل اداروں کی ترقی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

اگرچہ جدید دنیا میں Workplace Ethics کے حوالے سے مختلف نظریات اور ضابطۂ اخلاق موجود ہیں، تاہم اسلامی تعلیمات اور بالخصوص سیرتِ نبوی ﷺ میں اخلاقی اصولوں کا ایک جامع اور عملی نظام موجود ہے۔ اس تحقیق میں اسی امر کا جائزہ لیا ہے کہ سیرتِ طیبہ ﷺ میں موجود اخلاقی اصول جدید Workplace Ethics کے لیے کس طرح رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

ورک پلیس ایتھکس کا مفہوم

ورک پلیس ایتھکس (Workplace Ethics) سے مراد کام کی جگہ پر ایسے اخلاقی اصولوں اور اقدار کی پابندی ہے جو افراد کے پیشہ ورانہ رویوں، فیصلوں اور ذمہ داریوں کو درست سمت فراہم کریں۔ ان اصولوں میں ایمانداری، دیانت داری، انصاف، ذمہ داری، شفافیت، جواب دہی، باہمی احترام اور پیشہ ورانہ امانت شامل ہیں۔ یہ اصول ادارے میں اعتماد، تعاون اور مؤثر کارکردگی کو فروغ دیتے ہیں[4]

Workplace Ethics سے مراد کام کی جگہ پر ایسے اخلاقی اصولوں کی پابندی ہے جو افراد کے پیشہ ورانہ رویوں اور فیصلوں کو درست سمت فراہم کریں۔ اس میں ایمانداری، دیانت داری، ذمہ داری، انصاف، باہمی احترام، شفافیت اور جواب دہی جیسے اصول شامل ہیں۔

ایک ادارے میں Workplace Ethics صرف ملازمین کے رویوں تک محدود نہیں ہوتی بلکہ انتظامیہ، سربراہان، مالکان اور تمام متعلقہ افراد پر یکساں طور پر لاگو ہوتی ہے۔ اگر انتظامیہ ملازمین کے ساتھ انصاف کرے اور ملازمین اپنے فرائض دیانت داری سے انجام دیں تو ادارے میں اعتماد اور تعاون کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

اسلامی اخلاقیات کا تصور

اسلامی اخلاقیات کا بنیادی مقصد انسان کے کردار کی اصلاح اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کے قابل بنانا ہے۔ اسلام میں اخلاق محض سماجی آداب نہیں بلکہ ایمان کا لازمی حصہ ہیں۔ ایک مسلمان اپنے ہر قول و فعل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہے، اس لیے اس کی پیشہ ورانہ زندگی بھی دینی ذمہ داری کا حصہ شمار ہوتی ہے[5]

اسلامی اخلاقیات کی نمایاں خصوصیات تقویٰ، عدل، احسان، صدق، امانت، صبر، عفو، رحم، شوریٰ اور احساسِ ذمہ داری ہیں۔ یہی اوصاف ایک متوازن اور مثالی معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں

اسلامی اخلاقیات کا بنیادی مقصد انسان کے کردار کو بہتر بنانا اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کے قابل بنانا ہے۔ اسلامی تصورِ اخلاق میں انسان اپنے اعمال کے لیے دنیا میں بھی ذمہ دار ہے اور آخرت میں بھی جواب دہ ہے۔

اسلامی اخلاقیات کی نمایاں خصوصیات میں تقویٰ، عدل، احسان، صدق، امانت، صبر، عفو، رحم، شوریٰ اور ذمہ داری شامل ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اخلاق کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"[6]

مجھے مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں اخلاق محض ایک اضافی خوبی نہیں بلکہ دین کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔

سیرتِ طیبہ ﷺ اور ورک پلیس ایتھکس

رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ پیشہ ورانہ اخلاقیات کا بہترین عملی نمونہ ہے۔ بعثت سے قبل بھی آپ ﷺ اپنی راست بازی، دیانت داری اور امانت کے باعث الصادق اور الامین کے القابات سے مشہور تھے، جس کی گواہی اہلِ مکہ بھی دیتے تھے[7] آپ ﷺ کی تجارتی زندگی اس بات کا ثبوت ہے کہ ایمانداری، وعدے کی پابندی، دیانت اور شفافیت کاروباری کامیابی کے بنیادی اصول ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کے تجارتی قافلوں کی نگرانی کے دوران آپ ﷺ نے ایسی اعلیٰ دیانت داری کا مظاہرہ کیا کہ آپ کی شہرت پورے عرب میں پھیل گئی [8]

سیرتِ نبوی ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کامیاب ادارہ صرف مالی وسائل سے نہیں بلکہ اخلاقی قیادت، باہمی اعتماد اور انصاف سے ترقی کرتا ہے۔ اسی لیے جدید Workplace Ethics میں جن اصولوں کو Professional Integrity، Transparency، Accountability اور Respectful Workplace کے نام سے بیان کیا جاتا ہے، ان کی عملی مثال رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں نمایاں طور پر موجود ہے [9]

رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ Workplace Ethics کے لیے ایک جامع عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے بعثت سے قبل بھی معاشرے میں صدق و امانت کی وجہ سے الصادق اور الامین کے القاب حاصل کیے۔

یہ دونوں صفات جدید Workplace Ethics کے بنیادی اصولوں سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ ایک کامیاب پیشہ ورانہ شخصیت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ادارے، ساتھیوں اور صارفین کے ساتھ سچائی اور امانت داری سے پیش آئے۔

امانت و دیانت

امانت و دیانت اسلامی اخلاقیات اور پیشہ ورانہ زندگی (Workplace Ethics) کا بنیادی ستون ہیں۔ اسلام کی نظر میں ہر ذمہ داری ایک امانت ہے، خواہ وہ سرکاری عہدہ ہو، نجی ملازمت، کاروباری ذمہ داری یا کسی ادارے کے وسائل کی حفاظت۔ ایک ملازم پر لازم ہے کہ وہ اپنے سپرد کیے گئے کام کو دیانت داری، خلوص اور احساسِ ذمہ داری کے ساتھ انجام دے، کیونکہ وہ نہ صرف اپنے ادارے بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جواب دہ ہے[10]

Workplace Ethics کا سب سے بنیادی اصول امانت داری ہے۔ ملازم کو جو ذمہ داری دی جائے اسے دیانت داری سے ادا کرنا اس کے فرائض میں شامل ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا"[11]

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو پہنچاؤ۔

پیشہ ورانہ زندگی میں امانت داری کی مختلف صورتیں ہیں، مثلاً:

- ادارے کے وسائل کا درست استعمال۔
- سرکاری یا دفتری معلومات کی حفاظت۔
- وقت کی پابندی۔
- ذمہ داری کو مکمل کرنا۔
- مالی معاملات میں شفافیت۔
- ادارے کے رازوں کی حفاظت۔

سیرتِ طیبہ ﷺ سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی ادارے کی مضبوط بنیاد اعتماد پر قائم ہوتی ہے، اور اعتماد امانت داری کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔

صدق و سچائی

اسلام نے سچائی کو بنیادی اخلاقی قدر قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ"[12]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

Workplace میں سچائی کا مطلب یہ ہے کہ ملازم اپنے کام، کارکردگی اور معاملات کے بارے میں حقیقت بیان کرے۔ رپورٹ میں غلط معلومات فراہم کرنا، کام کی غلط پیش رفت ظاہر کرنا، جھوٹے دعوے کرنا اور صارفین کو دھوکا دینا اخلاقی طور پر غلط ہے۔

Workplace میں سچائی کا تقاضا ہے کہ ملازم اپنی کارکردگی، رپورٹ، مالی معاملات اور پیشہ ورانہ معلومات میں کسی قسم کی غلط بیانی، دھوکا دہی یا جعل سازی سے اجتناب کرے۔ اسی طرح ادارے کی انتظامیہ بھی ملازمین، صارفین اور دیگر متعلقہ افراد کے ساتھ شفاف اور دیانت دارانہ رویہ اختیار کرے[13]

رسول اللہ ﷺ نے تجارت میں بھی سچائی اور شفافیت کو بہت اہمیت دی۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر خریدار اور فروخت کنندہ سچ بولیں اور چیز کے عیب واضح کریں تو ان کے معاملے میں برکت ہوتی ہے، اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

یہ اصول موجودہ کاروباری اداروں میں Transparency اور Professional Integrity کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

عدل و انصاف

عدل Workplace Ethics کا ایک بنیادی اصول ہے۔ ادارے میں ملازمین کے ساتھ رنگ، نسل، زبان، جنس، ذاتی تعلقات یا پسند و ناپسند کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں ہونا چاہیے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ"[14]

انصاف کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے عدل کو معاشرتی نظام کی بنیادی ضرورت قرار دیا۔ Workplace میں عدل کا اطلاق درج ذیل صورتوں میں کیا جا سکتا ہے:

- ملازمت میں میرٹ۔
- ترقی میں قابلیت کو معیار بنانا۔
- مناسب اجرت۔
- کام کی منصفانہ تقسیم۔
- شکایات کا غیر جانب دارانہ ازالہ۔
- سزا اور انعام میں مساوات۔
- عدل پر مبنی ادارہ ملازمین میں اعتماد اور وابستگی پیدا کرتا ہے۔

وعدوں اور معاہدوں کی پابندی

اسلام نے معاہدوں اور وعدوں کی پابندی کو اہم اخلاقی اصول قرار دیا ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ"[15]

اے ایمان والو! معاہدوں کو پورا کرو۔

پیشہ ورانہ زندگی میں ملازمت کا معاہدہ، کاروباری معاہدہ، وقت کی پابندی اور ذمہ داریوں کی تکمیل اسی اصول کے تحت آتی ہے۔ ایک اخلاقی ملازم اپنے ادارے کے ساتھ کیے گئے وعدوں کو پورا کرتا ہے، جبکہ ایک ذمہ دار ادارہ بھی ملازمین سے کیے گئے وعدوں اور معاہدوں کی پاسداری کرتا ہے۔

ذمہ داری اور جواب دہی

اسلامی نظام میں ہر انسان کو اپنی ذمہ داری کے بارے میں جواب دہ قرار دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"[16]

تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ اصول Workplace میں Accountability کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

ایک ادارے میں:

- سربراہ اپنے فیصلوں کا ذمہ دار ہے۔
- مینیجر اپنی ٹیم کے معاملات کا ذمہ دار ہے۔
- ملازم اپنے کام کا ذمہ دار ہے۔
- ادارہ اپنے صارفین کے حقوق کا ذمہ دار ہے۔
- اگر ادارے میں جواب دہی کا نظام قائم ہو تو بد عنوانی اور غفلت کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

حسنِ سلوک اور باہمی احترام

Workplace میں باہمی احترام ایک صحت مند ماحول کے قیام کے لیے ضروری ہے۔ اسلام انسان کی عزت و تکریم کو بنیادی حیثیت دیتا ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"[17]

اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں آپ ﷺ کا لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک، نرمی اور احترام واضح طور پر نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ ملازمین، خادموں، کمزوروں اور عام لوگوں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے تھے۔

موجودہ Workplace میں اس اصول کا تقاضا ہے کہ:

- ملازمین کی عزت کی جائے۔
- تحقیر اور تضحیک سے اجتناب کیا جائے۔
- سخت اور توہین آمیز رویے سے گریز کیا جائے۔
- اختلافِ رائے کو احترام کے ساتھ سنا جائے۔
- Workplace harassment کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

قیادت اور انتظامی اخلاقیات

رسول اللہ ﷺ کی قیادت اخلاقی اصولوں پر مبنی تھی۔ آپ ﷺ نے مشاورت، عدل، شفقت، ذمہ داری اور انسانی احترام کو اہمیت دی۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ"[18]

اور معاملات میں ان سے مشورہ کیا کریں۔

موجودہ اداروں کے سربراہان کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ وہ:

- ملازمین کی رائے کو اہمیت دیں۔
- فیصلوں میں انصاف کریں۔
- اختیارات کا ناجائز استعمال نہ کریں۔
- ماتحت عملے کے ساتھ احترام سے پیش آئیں۔
- غلطی کی صورت میں اصلاح کا موقع دیں۔
- اپنی ذات کو احتساب سے بالاتر نہ سمجھیں۔

ملازمین کے حقوق

اسلام نے مزدور اور ملازم کے حقوق کو بھی اہمیت دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجرت اور مزدور کے حقوق کے حوالے سے واضح تعلیمات دی ہیں۔

ایک معروف حدیث میں فرمایا گیا:

"أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ"[19]

مزدور کو اس کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

اس تعلیم سے واضح ہوتا ہے کہ ملازم کو اس کی محنت کا حق بروقت ادا کرنا اسلامی اخلاقیات کا حصہ ہے۔ موجودہ Workplace میں اس اصول کا تقاضا ہے کہ:

- ملازمین کو مناسب اجرت دی جائے۔
- تنخواہوں میں غیر ضروری تاخیر نہ کی جائے۔
- ملازمین کے قانونی و اخلاقی حقوق کا تحفظ کیا جائے۔
- کام کے اوقات مناسب ہوں۔
- محفوظ اور باعزت ماحول فراہم کیا جائے۔

وقت کی پابندی اور کام سے وابستگی

وقت اللہ تعالیٰ کی ایک اہم نعمت ہے۔ ایک پیشہ ور فرد کے لیے وقت کی پابندی اس کی ذمہ داری اور پیشہ ورانہ دیانت داری کی علامت ہے۔

Workplace میں بلاوجہ تاخیر، غیر ضروری غیر حاضری اور کام میں غفلت ادارے کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے فرائض کو ذمہ داری اور احسن طریقے سے انجام دے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ"[20]

اور کہہ دیجیے کہ عمل کرو، پس اللہ تمہارے عمل کو دیکھے گا اور اس کا رسول اور اہل ایمان بھی۔

یہ آیت کام میں ذمہ داری، محنت اور جواب دہی کے تصور کو تقویت دیتی ہے۔

مشاورت اور ٹیم ورک

موجودہ دور میں کسی بھی ادارے کی کامیابی کے لیے Teamwork بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلام باہمی تعاون اور مشاورت کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ"[21]

نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

Workplace میں اس اصول کا اطلاق ٹیم کے ارکان کے درمیان تعاون، ایک دوسرے کی مدد، معلومات کے تبادلے اور مشترکہ اہداف کے حصول میں کیا جاسکتا ہے۔

جدید Workplace میں سیرتِ طیبہ ﷺ کے اصولوں کا اطلاق

سیرتِ طیبہ ﷺ کے اخلاقی اصول جدید Workplace کے مختلف شعبوں میں نافذ کیے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

سیرتِ طیبہ ﷺ کا اصول	جدید Workplace میں اطلاق
امانت	Professional Integrity
صدق	

Transparency

عدل

Equal Opportunity

احسان

Employee Welfare

شوریٰ

Participative Management

جواب دہی

Accountability

وعدہ کی پابندی

Contractual Responsibility

حسنِ سلوک

Respectful Workplace

محنت

Work Commitment

تعاون

Teamwork

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اخلاقی اصول صرف تاریخی یا مذہبی تعلیمات نہیں بلکہ موجودہ دور کے اداروں کے لیے بھی عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

ورک پلیس ایتھکس کے موجودہ مسائل

موجودہ دور میں Workplace Ethics کو درج ذیل مسائل کا سامنا ہے:

- بدعنوانی اور رشوت۔
- اقرباپروری اور سفارش۔
- ملازمین کے حقوق کی پامالی۔
- کام کی جگہ پر ہراسانی۔
- اختیارات کا غلط استعمال۔
- جھوٹ اور دھوکا دہی۔
- وقت کی پابندی نہ کرنا۔
- ادارے کے وسائل کا غلط استعمال۔
- ملازمین میں امتیازی سلوک۔
- احتساب کے مؤثر نظام کا فقدان۔

سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں ان مسائل کا حل تقویٰ، امانت، عدل، احسان، صداقت اور جواب دہی کے اصولوں کو ادارہ جاتی سطح پر نافذ کرنے میں ہے۔

نتائج

Workplace Ethics کسی بھی ادارے کی کامیابی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلامی اخلاقیات انسان کی پیشہ ورانہ زندگی کے لیے جامع رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ سیرتِ طیبہ ﷺ Workplace Ethics کے لیے ایک عملی اور قابلِ اطلاق نمونہ پیش کرتی ہے۔ امانت اور دیانت ادارے میں اعتماد پیدا کرتی ہیں۔ عدل و انصاف ملازمین کے اطمینان اور ادارے سے وابستگی کو مضبوط کرتے ہیں۔ صدق و شفافیت بدعنوانی اور دھوکا دہی کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی قیادت جدید Ethical Leadership کے لیے بہترین نمونہ فراہم کرتی ہے۔ ملازمین کے حقوق کا تحفظ اسلامی Workplace Ethics کا اہم حصہ ہے۔ جواب دہی کا مضبوط نظام ادارے میں ذمہ داری اور شفافیت کو فروغ دیتا ہے۔

سیرتِ طیبہ ﷺ کے اصولوں کا اطلاق موجودہ اداروں میں ایک مثبت، منصفانہ اور اخلاقی ماحول پیدا کر سکتا ہے۔

سفارشات

اداروں میں اسلامی اخلاقی اصولوں پر مبنی Code of Ethics تیار کیا جائے۔

ملازمین کی اخلاقی تربیت کے لیے باقاعدہ تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔

انتظامیہ اور ملازمین دونوں کے لیے امانت، عدل اور جواب دہی کو بنیادی اصول بنایا جائے۔

ملازمین کے حقوق اور مناسب اجرت کو یقینی بنایا جائے۔

اداروں میں میرٹ اور شفافیت کو فروغ دیا جائے۔

اقربا پروری اور اختیارات کے ناجائز استعمال کی روک تھام کی جائے۔

Workplace harassment کے خلاف مؤثر پالیسی بنائی جائے۔

ملازمین کی شکایات کے لیے غیر جانب دارانہ نظام قائم کیا جائے۔

قیادت میں مشاورت اور شوریٰ کے اصول کو فروغ دیا جائے۔

سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں Ethical Leadership کے تربیتی کورسز متعارف کروائے جائیں۔

ملازمین کے درمیان باہمی احترام اور تعاون کی فضا قائم کی جائے۔

اداروں میں احتساب اور جواب دہی کے مؤثر نظام کو یقینی بنایا جائے۔

خاتمہ

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ Workplace Ethics بھی انسانی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے اور اسلام نے اس حوالے سے بنیادی اخلاقی اصول فراہم کیے ہیں۔ سیرتِ طیبہ ﷺ ان اصولوں کی عملی تفسیر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں صدق، امانت، عدل، احسان، رحم، شوریٰ، ذمہ داری اور انسانی احترام جیسے اعلیٰ اخلاقی اوصاف نمایاں طور پر موجود تھے۔

موجودہ دور میں اگر ادارے سیرتِ طیبہ ﷺ کے ان اصولوں کو اپنی انتظامی اور پیشہ ورانہ پالیسیوں کا حصہ بنائیں تو نہ صرف اداروں میں اخلاقی ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے بلکہ ملازمین کے اعتماد، اطمینان اور کارکردگی میں بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس

طرح Workplace Ethics کو محض انتظامی ضابطہ سمجھنے کے بجائے ایک جامع اخلاقی اور انسانی نظام کے طور پر فروغ دیا جا سکتا ہے۔

لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیرتِ طیبہ ﷺ جدید Workplace Ethics کے لیے ایک جامع، متوازن اور قابلِ عمل اخلاقی ماڈل پیش کرتی ہے، جس کے ذریعے موجودہ دور کے پیشہ ورانہ مسائل کا مؤثر حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

حوالاجات

[1] Andrew Crane & Dirk Matten, Business Ethics, 5th ed., Oxford University Press, 2019, pp. 5–12

[2] القرآن،90:16

[3] القرآن،58:4

[4] Stephen P. Robbins & Timothy A. Judge, Organizational Behavior, 18th ed. Pearson, 2019, pp. 32–40

[5] ابو حامد الغزالی، إحیاء علوم الدین، بیروت: دار المعرفة، ج3، ص53–72.

[6] احمد بن محمد بن حنبل، المسند، تحقیق: شعیب الأرناؤوط (بیروت: مؤسسة الرسالة، 2001ء)، جلد14، حدیث نمبر8952

[7] صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، متعدد طبعات، ص54–59

[8] عبد الملک بن ہشام، السیرة النبویة، تحقیق: مصطفیٰ السقا، ابراہیم الأبیاری، عبد الحفیظ شلبی (بیروت: دار الکتب العلمیة، 2009ء)، ج1، ص187–191۔

[9] (Ali J. Ali, Islamic Work Ethics, Edward Elgar Publishing, 2005, pp. 43–67).

[10] Ali, Islamic Work Ethics, Edward Elgar Publishing, 2005, pp. 45–52).

[11] القرآن،58:4

[12] القرآن119:9

[13] (Andrew Crane & Dirk Matten, Business Ethics, pp. 112–126).

[14] القرآن8:5

[15] القرآن1:5

[16] ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب: الجمعة في القری والمدن، حدیث نمبر893، بیروت: دار ابن کثیر، 1422ھ۔

[17] القرآن70:17

[18] القرآن159:3

[19] سنن ابن ماجہ، امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، بیروت: دار إحیاء الکتب العربیة، کتاب الرہون، باب: أجر الأجراء، حدیث نمبر2443

[20] القرآن105:9

[21] القرآن2:5